کرغیزستان اور "مسلم بنیاد پرستی"

کرغیزستان کے ایک موقر جریدے "سلووو کرغیزستانہ" نے اپنی ایک خبر میں کہا ہے کہ جمہوریہ کے جنوب میں سر اٹھانے والے "بنیاد پرست" اب لوگوں کو یہ وعظ و نصیحت کر رہے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ سے اپنے ان گناہوں کی معافی مانگیں جن کا ارتکاب انہوں نے کیمونزم کے دور حکومت میں کیا تھا۔ خبر کے مطابق یہ "بنیاد پرست" مقامی علماء کے ساتھ تنازعات میں الجھ رہے ہیں۔ اور مقامی آبادی کو تلقین کر رہے ہیں کہ وہ شعائر اسلام پر عمل پیرا ہوں اور خواتین کو حجاب (بشماک) پہننے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ یہ لوگ ملک میں ایک ایسی حکومت کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جس کی بنیاد مذہب ہو۔ "بنیاد پرستوں" کے ان خیالات کے برعکس کرغیزستان کے مسلمان راہنما قاضی عبدالرحمانوف کہتے ہیں کہ کرغیزستان میں ان "بنیاد پرستوں" کی سرگرمیوں کے لیے کوئی بھی معاشرتی بنیاد موجود نہیں ہے۔

اخبار نے مزید تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کرغز عوام، جن کی ایک بہت بڑی تعداد خانہ بدوشانہ زندگی بسر کر رہی ہے، ہمیشہ سے مذہبی جنون سے عاری متصور کیے جاتے رہے ہیں۔ ان خانہ بدوش کرغزوں کے خیموں میں عورتوں کو ہمیشہ سے مردوں کے مساوی حقوق حاصل رہے ہیں۔ کرغیز خیموں میں کبھی بھی عورتوں اور مردوں کے لیے الگ الگ حصے نہیں رہے۔ اور نہ ہی یہاں کی عورتوں نے کبھی بشماک پہنی ہے۔ اخبار کے مطابق کرغیز عوام مذہبی پاپائیت پر مبنی نظام ریاست سے قطعاً نابلد ہیں، اور ان کی روایات ہمیشہ سے مذہبی پیشواؤں کو مقامی حکمرانوں (خانوں) کی رعایا کا درجہ دیتی رہی ہے۔

اخبار کے مطابق، سابق سوویت یونین کے زوال کے بعد کرغیزستان میں جو نظریاتی خلا پیدا ہوا تھا، اسے آج سرکاری مسلمان راہنماؤں نے پورا کر دیا ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ صرف گزشتہ سال جمہوریہ کرغیزستان میں ۳۰۰ مساجد کھولی گئیں، جبکہ کئی ایک ابھی تعمیر کے مراحل سے گزر رہی ہیں۔ سینکڑوں نوجوان دینی تعلیم کے حصول کے لیے مختلف مدرسوں میں داخلہ لے چکے ہیں، جبکہ کچھ لوگوں نے اس مقصد کے لیے ترکی، لیبیا اور ایران کی مذہبی درسگاہوں کا رخ کر لیا ہے۔